

قیام ہے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس معرکہ کارزار میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور قدیم طلبہ کی ایک بہت بڑی تعداد میں انفرادی قوت مہیا فرمائی ہے جو اب میدان کارزار میں قائمانہ اور محاذ جنگ پر زبردست جرات مندانہ کردار کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

آج کا یہ اجلاس مرحوم کے تلامذہ، مجاہدین، اہل علم حضرات بالخصوص مرحوم کے جانشین حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ اور جملہ اہل خاندان سے تعزیت کرتا ہے اور دعا ہے کہ باری تعالیٰ مرحوم کا قائم فرمودہ گلشن علوم نبوت دارالعلوم حقانیہ سدا بہار رکھے۔ اور باری تعالیٰ ان کے برکات سے امت کو وفاق المدارس العربیہ اور بالخصوص مولانا سمیع الحق مدظلہ کو مالا مال فرماتے تاکہ اجیادین، اشاعت علم اور غلبہ اسلام کی تحریک جاری رہے۔

تعزیتی مکتوب سید امیر حسینی الندوی احمد آباد ہند

محذومی و محرمی بخند مت عالی جناب شیخ سمیع الحق صاحب زید شرفکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون و بعد احترام۔ امید واثق ہے کہ اس جناب معہ جملہ اہل خانہ و متعلقین بخیر و عافیت ہوں گے۔ یہ عیسیٰ پر معافی بھی بفضلہ مع الخیر ہے۔

محذومی المکرم۔ گذشتہ دنوں ہند اور بیرون ہند کے مختلف اخبارات اور جرائد کے ذریعہ یہ المناک خبر ملی کہ شیخ المشائخ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عبدالحق حقانی صاحب زید مجددہ رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مسلمانان ہند ابھی شہید اسلام و شہید جہاد افغانستان مرحوم حضرت محمد ضیا الحق علیہ الرحمہ کے ساتھ احوال کے صدمات اور رنج و الم سے سنبھلے ہی نہ تھے کہ ان پر ایک اور کمرہ الم ٹوٹ پڑا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ صرف برصغیر ہند و پاک ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے علمی حلقوں میں انتہائی عزت و عظمت اور قدرو منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ہندوستان کے علمی حلقوں میں ہمیشہ آپ کا ذکر خیر ہوتا رہا۔ راقم الحروف دو بر طالب علمی کے ابتدائی ایام ہی سے اپنے اس تاذہ کرام کی زبانی حضرت شیخ عبدالحق حقانی علیہ الرحمہ کے غیر معمولی علم و فضل اور زہد و کمال کے بارے میں سنتا رہا۔ اور دل ہی دل میں شرف ملاقات کا اشتیاق بڑھتا چلا گیا۔ بالآخر گذشتہ سال اکتوبر کے مہینے میں احمد آباد انڈیا سے پنپ او تک کا سفر صرف اسی مقصد کے لئے کیا۔ کہ دور حاضر کی اس عظیم شخصیت اور ایک پکیہ علم و کمال کی زیارت باسعادت سے مشرف ہو سکوں۔ چنانچہ ایک روز کراچی سے پشاور اور پھر وہاں سے اکوڑہ خٹک حاضر خدمت ہوا۔

جمعہ کا دن تھا جامع مسجد میں نماز ادا کی۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ حضرت علیہ الرحمہ اپنی علالت کی وجہ سے

گھر کے متصل چھوٹی مسجد میں نماز ادا فرماتے ہیں چنانچہ ایک طالب علم کی رہنمائی میں اسی مسجد میں حاضر ہوا۔ حضرت نماز سے فارغ ہو کر دو خادموں کے تعاون اور سہارے سے دولت کدے کی طرف چل دتے۔

راستہ روک کر سلام کر کے عرض کیا کہ حضرت آپ کی ملاقات کی خاطر ہندوستان سے حاضر ہوا ہوں۔

چند لمحے کھڑے کھڑے گفتگو فرمائی۔ اندازہ گفتگو اور حالت سے محسوس ہو رہا تھا کہ حضرت غایت شفقت سے تکلف فرما رہے ہیں۔ لہذا معذرت کر کے رخصت طلب کی۔ فرماتے لگے کہ نہیں آج تو آپ میرے مہمان رہیں گے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے صاحبزادے اور پوتوں کو حکم دیا کہ ان کو بیٹھک میں لے جائیں اور مشروبات سے تواضع کریں۔ حسب حکم مہمان خانے میں حاضر ہوا۔ آپ کے بھائی اور بچے نیز مدرسہ کے چند طلبہ ہندوستان سے متعلق حالات معلوم کرتے رہے۔ یوں عصر تک قیام رہا اور میں شام کو راولپنڈی کے لئے روانہ ہو گیا۔ آپ کے اہل خاندان و متعلقین کی مہمان نوازی سے میں بے حد متاثر تھا اور اپنی قسمت پر خدا داں و نازاں تھا کہ اللہ نے اپنی زندگی کی ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل فرمائی۔ اور اس صدی کے ایک عظیم مجاہد اور امام وقت کی زیارت سے مشرف فرمایا۔

حضرت شیخ علیہ الرحمۃ اس صدی کے ایک عظیم مجاہد تھے جنہوں نے اس دور میں جہاد بالقلم و السیف و دونوں کا عملی نمونہ پیش کر کے اپنی زندگی ہی میں وقت کی ایک سفاک و طاغوتی طاقت اور سپر پاور اشتراکی روس کو سپہائی اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ اور آپ کے تلامذہ اُجملہ تھے جہاد افغانستان میں مقدمۃ الجیش اور ہراول دستہ کا کردار ادا کیا ہے۔

جہاد افغانستان کی کامیابی و کامرانی اور فتح مندی کا سہرا بھی حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے سر ہے۔ افغانستان کی آزادی کے بعد جب کہ وہاں کے نظام حکومت اور امور مملکت سے متعلق حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے تلامذہ ان کی رہنمائی اور سرپرستی کے زیادہ محتاج تھے۔ ایسے وقت پر مجاہدین افغانستان ایک سرپرست کی سرپرستی و رہنمائی سے محروم ہو گئے ہیں۔ جو یقیناً پوری ملت اسلامیہ کی محرومی اور ناقابل تلافی نقصان کے مترادف ہے ہم کارکنان المرکز الاسلامی احمد آباد مرحوم کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور سپہاندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راقم الحروف کی طرف سے آپ جملہ اہل خانہ و متعلقین کو تعزیت اور قلبی بہمدردی پہنچا دیں اور اس عاصی پر معافی کے حق میں بھی دعا فرمائیں۔

تخریر حضرت خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں !